فَیشن کے رجحانات مطمئن نہیں کرتے

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔
والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمدٍ سیدُ الاولین والاخرین۔ مددیارسول اللہ' مدد یا اصحابِ رسول اللہ' مددیامشائخین شیخ عبداللہ داغستانی' شیخ ناظم الحقانی۔ دستور۔
طریقتنا صحبہ والخیرفی الجمیہ۔

آج کل کے لوگ نہیں جانتے کہ کیا کرنا ہے۔ اب کے لوگوں کا شیطان' اُن سے جیسے چاہے ویسے کھیل رہاہے۔ وہ کبھی بھی کسی چیز سے مطمئن نہیں ہوتے اور ہمیشہ نئ نئ چیزیں چاہتے ہیں۔ اسلئے یہ شیطان کو فائدہ مند ہے۔ جب کچھ نیا باہر آتاہے' اُس کو فیشن کہاجاتاہے۔ ''اس سال کا فیشن ایساہے''

''پچھلے سال کا رواج کیا ہوا''؟

''وہ رواج ختم ہوگیا''۔ ''اس سال ہم کو الگ قسم کا لباس پہننا ہے''۔

''پچھلے سال کے لباس کو کیا ہوا تھا''۔ ''کیا وہ برہنہ تھا''۔

''نہیں''۔

بالکل' کچھ برہنہ بھی ہوتے ہیں۔

''پچھلے سال وہ ویسا تھا۔ اس سال وہ ختم ہو گیا۔ ہم کو اس سال نئے رواج کا لباس پہننا ہے''۔

ہر چیز میں یہی معاملہ ہے۔ لوگوں کے پاس ہر قسم کے مواقع ہیں۔ وہ کسی چیز کو کھوج رہے ہیں لیکن پاتے نہیں ہیں۔ وہ جو کھوج رہے ہیں وہ رواج میں نہیں ہے' وہ اللہ (ج ج) کے پاس ہے۔آپ ایک سو سال پُرانے نہیں' ایک ہزار سال پُرانے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ اس میں کوئ رکاوٹ نہیں ہے' اور اس میں کوئ بے سکونی نہیں ہے۔ اس کے برعکس' یہ بہت موضوع ہے' لیکن یہ جو لوگ مطمئن نہیں ہیں' سونچتے ہیں کہ کپڑوں سے سب ٹھیک ہوجائے گا۔ ہر چیز زیادہ خوبصورت ہوجائے گی۔

حضرت شیخ محمد محمت عادل الحقّاني

کی صحبت

نہیں' ایسا کچھ نہیں ہے۔ جتنا آپ اپنے نفس کو اطمینان دوگے وہ اُتنا زیادہ مانگتا ہے۔ کبھی بھی کافی نہیں ہوتا ہے' نفس غیر تسکین پذیر ہے۔ اسکا اچھا کرنا کچھ نہیں ہے۔ وہ موت تک نئ چیزیں مانگتا ہے۔ یہ مطمئن نہیں ہوتا ہے۔ ہر سال ایک چیز کہی جاتی ہے 'اس سال کا رواج اپنانا' یہ سوچ کر کہ بہتر ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ رواج کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔

فرانس کا پیرس' جو شیطان کا مرکز ہے' کہا جاتا ہے کہ وہ فیشن کا دل ہے۔ یہ اللہ (ج ج) کی حکمت ہے' وہ جو بھی حکمت ہو' وہی ساری دنیا کے لئے فتنہ نکلنے کا مرکز ہے' تقریبًا دو سو سال سے۔ بالکل' اور بھی جگہ ہیں لیکن جو اپنے آپ سے ظاہر ہے وہ' وہ جگہ ہے۔ اُس جگہ کے لوگ کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتے اور جو فیشن کہلاتا ہے' کبھی بھی اُنکے کوئی کام نہیں آیا۔

وہ جس چیز کی پیروی کرتے ہیں وہ اُنکو کوئی روحانی فائدہ نہیں دے سکی۔ اس کے برعکس' یہ اُنکی روحانیت کو ختم کردی۔ کیونکہ اُنوں نے اس مذہب کو بہت بڑا زخم لگایاہے۔ حقیقت میں اُنکا اپنا نقصان ہوا ہے۔ مذہب کا نہیں بلکہ اُنکا خود کا نقصان ہوا ہے۔ جو غیر مذہبی ہیں وہ خود نقصان اُٹھاتے ہیں۔ وہ اپنی ساری زندگی میں' کبھی بھی کسی چیز سے مطمئن نہیں ہوتے' کوئی بھی چیز اُنکو مطمئن نہیں کرسکتی۔ اور وہ اس سے بھی زیادہ خراب' آخرت میں ہوتے ہیں۔

اسلئے آپ کو اللہ (ج ج) کے راستہ پر چلناہے' جو اللہ (ج ج) نے فرمایاہے وہ کرو اور رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کرو۔ صحابہ اور اولیاء کے پیچھے جاؤ' وہ آپ کو سکون تک لے جائیں گے' آپ کو اندر سے پاک کرینگے' باہر سے نہیں اور آپ کو اندر سے خوبصورت بنائیں گے۔ اللہ (ج ج) ہم کو وہ سب دیں' انشاءاللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔

الفاتحہ۔

حضرت شیخ محمّد محمت عادل

۲۱ جنوری ۲۰۱۶/ ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۷

اکبابا درگاہ' صبح نماز